AL-MUSHAHADAT
A TRUSTED SPIRITUAL CURE CENTER

عقیدہ

افضلیتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
اور
ساداتِ کرام

ابو المناظر پیر
مفتی سید مشاہد حسین شاہ
کاظمی مشہدی موسوی دامت برکاتہم العالیہ

فہرست

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

AL-MUSHAHADAT
A TRUSTED SPIRITUAL CURE CENTER

اَلْمُشَاهَدَاتُ سینٹر

افضلیتِ صدیقِ اکبر اور ساداتِ کرام

☆اللہ جلاو علا نے انبیاء علیھم السلام کو لوگوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا اور اُن کے دوشہائے مبارکہ پر دین کی بھاری ذمہ داری ڈالی اور سب کو فضیلتیں عطا فرمائیں لیکن بعض کو بعض پر افضل فرمایا اور سب پر اپنے پیارے حبیب محمدِ عربی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت دی اور آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ اب دین کی یہ ذمہ داری حضور سرور کونین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بعد صحابہ کرام علیھم الرضوان کے اوپر آگئی اور رب العالمین نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے صدقے تمام صحابہ کو بھی فضیلتیں عطا فرمائیں لیکن بعض کو بعض سے افضل فرمایا جیسے کہ حدیثِ قدسی میں ہے "یا محمد إن أصحابک عندي بمنزلة النجوم في السماء بعضها أقوی من بعض "یعنی اے محمد (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) بیشک آپ کے اصحاب میرے نزدیک آسمان میں تاروں کی مانند ہیں، ہاں بعض بعض سے زیادہ قوی ہیں۔ (فضیلت والے ہیں) (مشکوۃ المصابیح، باب مناقب قریش، حدیث نمبر 6009، بیروت)

ساداتِ کرام متوجہ ہوں:

اب ہر سید زادہ بغیر کسی کے دامنِ تزویر میں آئے بگوشِ ہوش سنے کہ اہلسنت کا عقیدہ کیا ہے ؟؟؟ اہلسنت کا عقیدۂ مسلمہ متفقہ اجماعیہ یہ ہے کہ انبیاء و مرسلین کے بعد سب سے افضل یارِ غار و

یارِ مزار، مولی علی اور تمام صحابہ کا پیار سیدنا صدیقِ اکبر اور عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنھما ہیں اور ہم اہل سنت افضلیتِ مطلقہ کے قائل ہیں۔اور اس پر اجماع ہے۔اور جو اس افضلیت کا انکار کرے یا (ان دونوں حضرات کی افضلیت مطلقہ کو بیان کرنے سے) توقف کرے وہ گمراہ وبددین ہے۔

ساداتِ کرام افضلیت میں کیا عقیدہ رکھیں؟

اے گروہِ سادات! ہمیں وہ عقیدہ رکھنا چاہیے جو ہمارے نانا جان رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں عطا فرمایا: "أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ خَيْرُ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَخَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَخَيْرُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ" کہ ابو بکر و عمر انبیاء و مرسلین علیھم الصلوۃ والتسلیم کے علاوہ تمام آسمان والوں، زمین والوں اور تمام اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل أبی بکر وعمر رضی اللہ عنھما، جلد 11، صفحہ 805، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

صحابہ کرام علیھم الرضوان میں سب سے بہترین:

ابو العباس احمد بن عبد اللہ بن محمد، محب الدین طبري (المتوفی:694ھ) اپنی مایہ ناز کتاب "الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ" میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ذکر کرتے ہیں "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خير أصحابي أبو بكر" رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ میں سب سے بہترین ابو بکر (رضی اللہ تعالی عنہ) ہیں۔

(الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، جلد 1، صفحہ 137، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

حضور ﷺ کی صحابہ کرام علیھم الرضوان کو تنبیہ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے: "کنا عند باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفرًا من

المهاجرين والأنصار نتذاكر الأنصار فارتفعت أصواتنا، فخرج علينا رسول اللہ صلی الله علیه وسلم فقال: "فيم أنتم؟" فقلنا: نتذاكر الفضائل قال: فلا تقدموا على أبي بكر أحدًا، فإنه أفضلكم في الدنيا والآخرة" مہاجرین وانصار صحابہ کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے کاشانہ اقدس کے دروازے کے پاس انصار صحابہ کرام کا تذکرہ کر رہے تھے کہ دورانِ تذکرہ ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کس بات میں بحث کر رہے ہو ؟؟؟ تو ہم نے عرض کی: ہم باہمی فضائل کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **خبردار!!!** ابو بکر پر کسی کو فضیلت نہ دینا کہ بیشک وہ دنیا و آخرت میں تم سب سے **افضل** ہیں۔

(الریاض النضرة فی مناقب العشرة، جلد1، صفحہ137، مؤسسة الرسالة، بیروت)

حضور ﷺ کے نزدیک دنیا و آخرت میں سب سے بہتر:

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں: "رآني النبی صلی اللہ علیه وسلم أمشي أمام أبي بكر فقال: يا أبا الدرداء أتمشي أمام من هو خير منك في الدنيا والآخرة؟؟؟ ما طلعت شمس ولا غربت على أحد بعد النبيين والمرسلين أفضل من أبي بكر" مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے آگے چلتے دیکھا تو فرمایا: اے ابو درداء کیا تو اس کے آگے چلتا ہے جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے ؟؟؟ انبیاء و مرسلین کے بعد ابو بکر سے افضل کسی شخص پر سورج طلوع و غروب نہیں ہوا۔

(الریاض النضرة فی مناقب العشرة، جلد1، صفحہ136، مؤسسة الرسالة، بیروت)

جنتی سردار کون؟

جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم نے فرمایا "أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ

وَالْآخِرِينَ، إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ" کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اولین و آخرین جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔ سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب، جلد 5، صفحہ 611، مصطفی البابی الحلبی، مصر)

اللہ کا انکار:

خطیب بغدادی و ابن عساکر اور دیلمی مسند الفردوس اور عشاری فضائل الصدیق میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "سألت اللہ ثلثا ان یقدمک فابی علی الا تقدیم ابی بکر" کہ اے علی! میں نے اللہ جل وعلا سے تجھے مقدم کرنے کا تین بار سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابو بکر کو مقدم رکھنا۔

(تاریخ بغداد، حدیث 5921، جلد 11، صفحہ 213، دار الکتاب العربی، بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک افضل الصدیقین:

ابو العباس احمد بن عبد اللہ بن محمد، محب الدین طبري (المتوفی: 694ھ) اپنی مایہ ناز کتاب "الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ" میں ایک روایت نقل فرماتے ہیں: کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یا عائشۃ أنا سید المرسلین, وأبوک أفضل الصدیقین, وأنت أم المؤمنین" اے عائشہ میں سید المرسلین، تیرا باپ افضل الصدیقین اور تو اُم المؤمنین ہے۔

(الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، جلد 1، صفحہ 35، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

حضرت عائشہ اور عمر فاروق اعظم کا عقیدہ:

اے گروہِ سادات! ہمیں وہ عقیدہ رکھنا چاہیے جو اُم المؤمنین، محبوبۂ محبوبِ ربِ العالمین، صدیقہ بنت صدیق حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی

اللہ تعالی عنہ کا عقیدہ ہے۔

چنانچہ جامع ترمذی، مستدرک علی الصحیحین للحاکم میں ہے: "عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے وہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کے نزدیک ابو بکر (رضی اللہ تعالی عنہ) ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور ہم میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

(سنن الترمذی، باب مناقب ابی بکر الصدیق، جلد6، صفحہ47، حدیث نمبر3656، بیروت)

افضلیت کے منکر کو عمر فاروق اعظم کی دردناک سزا:

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے نہ صرف افضلیتِ مطلقہ بیان فرمائی بلکہ اِس کو نہ ماننے والے کی سزا بھی تجویز فرمائی چنانچہ مروی ہے: "قد قال له رجل: ما رأيت أحدًا خيرًا منك قال: هل رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: لا, قال: لو قلت: نعم لضربت عنقك, ثم قال: هل رأيت أبابكر؟ قال: لا قال: لو قلت: نعم لبالغت في عقوبتك" کسی شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا: کہ میں نے آپ سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا، تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا؟ اُس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو کہتا ہاں، تو میں تجھے قتل کر دیتا، پھر فرمایا: کیا تو نے ابو بکر (رضی اللہ تعالی عنہ) کو دیکھا؟ اُس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو کہتا ہاں، تو میں تجھے سزا دینے میں ضرور مبالغہ کرتا یعنی سخت سے سخت سزا دیتا۔

(الریاض النضرة فی مناقب العشرة، جلد1، صفحہ137، مؤسسة الرسالة، بیروت)

ایک اور روایت میں اس طرح ہے: "وعن الزهري أن رجلًا قال لعمر: ما رأيت أحدًا أو رجلًا أفضل منك قال له عمر: هل رأيت رسول الله -صلى الله عليه وسلم؟ قال: لا. قال: فهل رأيت أبا

بکر؟قال: لا. قال: لو أخبرتني أنک رأیت واحدًا منهما لأوجعتک"امام زہری سے روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا: کہ میں نے کسی کو بھی آپ سے افضل نہیں دیکھا، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اُس سے فرمایا: کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا؟اُس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو نے ابو بکر (رضی اللہ تعالی عنہ) کو دیکھا؟اُس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو ان دونوں ہستیوں میں سے کسی ایک کو بھی دیکھنے کا اقرار کرتا (اور اس کے بعد مجھے افضل بتاتا) تو میں تجھے دردناک سزا دیتا۔ (الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، جلد1، صفحہ137، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کا عقیدہ:

اے گروہِ سادات! ہمیں وہ عقیدہ رکھنا چاہیے جو ہمارے بابا جان علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کا عقیدہ تھا کہ جب آپ کے بیٹے نے آپ سے سوال کیا"أي الناس خیر بعد النبي صلی اللہ علیہ وسلم؟قال: أبو بکر. قلت: ثم من؟قال: عمر. وخشیت أن یقول: عثمان. قلت: ثم أنت قال: ما أنا إلا رجل من المسلمین"عرض کی کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟آپ نے جواب دیا کہ حضرت ابو بکر (رضی اللہ تعالی عنہ)، میں نے عرض کی، پھر کون؟ فرمایا حضرت عمر (رضی اللہ تعالی عنہ)۔ مجھے لگا کہ اب آپ حضرت عثمان غنی (رضی اللہ تعالی عنہ) کا نام لیں گے تو میں نے عرض کی اس کے بعد آپ افضل ہیں تو (عاجزی کے طور پر) فرمایا میں تو مسلمانوں میں سے ایک مرد ہوں۔" (صحیح بخاری، باب قول النبی لو کنت، حدیث نمبر3671، بیروت)

مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کی عقیدت:

ابو طالب عشّاری فضائل الصدیق میں راوی، امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

فرماتے ہیں" وھل انا الاّ حسنۃٌ من حسنات ابی بکر" میں کون ہوں؟ مگر ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی۔ (جامع الاحادیث بحوالہ ابی طالب العشاری، حدیث 7684، جلد 16، صفحہ 208 دار الفکر بیروت)

مولا علی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم کی تنبیہ:

المعجم الاوسط للطبرانی میں ہے" قَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فِي بَيْتِهِ، فَقُلْتُ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَهْلًا، وَيْحَكَ يَا أَبَا جُحَيْفَةَ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ؟ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَيْحَكَ يَا أَبَا جُحَيْفَةَ، لَا يَجْتَمِعُ حُبِّي وَبُغْضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ" کہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: کہ میں حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم کے گھر میں داخل ہوا۔ میں نے عرض کی اے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ہستی! تو آپ کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم نے فرمایا: ٹھہرو، جلدی سے کام مت لو، اے ابو جحیفہ! افسوس ہے تجھ پر (کہ تو اتنے بڑے مسئلے سے بے خبر ہے) کیا تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل ہستی کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت ابو بکر، پھر حضرت عمر (رضی اللہ تعالی عنہما) ہیں، اے ابو جحیفہ! تجھ پر افسوس ہے (یہ بات بھی یاد رکھ کہ) میری محبت اور ابو بکر و عمر کی دشمنی کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی۔ (المعجم الاوسط للطبرانی من اسمہ علی، حدیث 3920، جلد 4، ص 182، بیروت)

افضلیتِ ابو بکر کے منکر کی مولا علی کے نزدیک سزا:

باباجان کرّم اللہ تعالی وجھہ الکریم نے نہ صرف افضلیتِ مطلقہ بیان فرمائی بلکہ اِس کو نہ ماننے والے کی سزا بھی تجویز فرمائی۔

چنانچہ فضائل صحابہ میں امام احمد بن حنبل اور صواعق محرقہ میں حضرت ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ

روایت کرتے ہیں کہ مولا علی کرّم اللہ تعالی وجھہ الکریم فرماتے ہیں: ”لَا یُفَضِّلُنِی أَحَدٌ عَلَی أَبِی بَکْرٍ وَ عُمَرَ إِلَّا جَلَدْتُهُ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ“جو شخص بھی مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دے گا میں اُسے الزام تراشی کرنے والے کی سزا دوں گا یعنی(80 کوڑے ماروں گا۔)

(الصواعق المحرقة علی أهل الرفض والضلال والزندقة، جلد1، صفحه177، مؤسسة الرسالة، بیروت)

ابو طالب عشاری بطریق الحسن بن کثیر عن ابیہ راوی، ایک شخص نے امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ لوگوں میں سب سے بہتر ہیں۔ آپ نے فرمایا: تونے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ اُس نے کہا نہیں۔ فرمایا: ابو بکر کو دیکھا؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: عمر کو دیکھا؟ عرض کی: نہیں۔ تو مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم بولے” اما انک لو قلت انک رأیت النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم لقتلتک ولو قلت رأیت ابا بکر و عمر لجلدتک“ کہ سن لے اگر تو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھنے کا اقرار کرتا (اور پھر مجھے لوگوں میں سب سے بہتر کہتا) تو میں تجھے قتل کر دیتا اور اگر تو ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالی عنہما) کو دیکھنے کا اقرار کرتا (اور پھر مجھے افضل بتاتا) تو میں تجھے حد (یعنی 80 کوڑے) لگاتا۔

(جامع الاحادیث بحوالہ العشاری، حدیث 7743، جلد16، صفحہ 225، دار الفکر، بیروت)

مولا علی اور تمام صحابہ کے حق کا منکر کون؟

نیز مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم نے افضلیتِ شیخین کے منکر کے برے عقیدے کی قباحت کو مزید ظاہر کرنے کے لیے یہاں تک فرما دیا۔ چنانچہ ابن عساکر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم نے فرمایا” لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر

الا وقد انکر حقی وحق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم'' کہ جو بھی مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دے گا تو تحقیق وہ میرے اور تمام اصحاب رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے حق کا انکار کرے گا۔ (جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر، حدیث 7733، جلد 16، صفحہ 221,222، دار الفکر، بیروت)

مولا علی اور حضرت زبیر کے نزدیک خلافت میں بھی پہلے:

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ المستدرک میں روایت کرتے ہیں'' عن علی والزبیر رضی اللہ عنہما ان نری أبا بکر أحق الناس بها بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، إنہ لصاحب الغار، وثانی اثنین، وإنا لنعلم بشرفه و کبره، ولقد أمره رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلاۃ بالناس وهو حی (هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین، ولم یخرجاه)'' ترجمہ: حضرت علی اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: کہ ہم لوگ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت کا سب سے زیادہ حق دار سمجھتے تھے۔ کہ بیشک وہ صاحبِ غار اور ثانی اثنین ہیں، اور بیشک ہم آپ کی عظمت و شرافت کو جانتے ہیں۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی موجودگی میں انہیں لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

(یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اگرچہ انہوں نے اس کو اپنی صحیحین میں نقل نہیں کیا۔)

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة رضی اللہ عنهم، جلد 3، صفحہ 70، دار الکتب العلمیة، بیروت)

مولا علی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم کا خوبصورت استدلال:

امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی تاریخ الخلفاء میں روایت کرتے ہیں'' أخرج الحاکم فی المستدرک عن النزال بن سبرة قال: قلنا لعلی یا أمیر المؤمنین أخبرنا عن أبی بکر، قال: ذاک امرؤ سماه اللہ الصدیق علی لسان جبریل وعلی لسان محمد، کان خلیفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصلاۃ رضیه لدیننا فرضیناه لدنیانا'' ترجمہ: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں حضرت نزال

بن سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **روایت کیا** کہ ہم نے **حضرت علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کی بارگاہ میں عرض کی:** **اے امیر المؤمنین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ**! ہمیں حضرت ابو بکر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کے متعلق بتائیں۔ آپ نے فرمایا: وہ ایسی ہستی ہیں کہ جن کا نام اللہ** جل وعلا **نے حضرت جبرئیل** علیہ السلام **اور حضور نبی کریم** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کی زُبان پر صدیق رکھا۔ وہ نماز میں رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کے خلیفہ تھے تو رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم **نے انہیں ہمارے دین کے لیے پسند کیا تو ہم نے بھی اُنہیں اپنی دنیا یعنی خلافت کے لئے پسند کیا۔** (تاریخ الخلفاء، الخلفاء الراشدون، صفحہ 28، مکتبۃ نزار مصطفی الباز)

گروہِ روافض پر اللہ کی لعنت:

امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی (المتوفی:911ھ) **اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں نقل فرماتے ہیں** "وأخرج أحمد وغيره عن علي قال: خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر، وعمر........

قال الذهبي: هذا متواتر عن علي، فلعن الله الرافضة ما أجهلهم" **امام احمد وغیرہ نے مولا علی** کرم اللہ تعالی وجهه الکریم سے **روایت کیا کہ آپ فرماتے ہیں: اِس اُمت میں اِن کے نبی** (علیہ السلام) **کے بعد سب سے بہتر ابو بکر ہیں پھر عمر۔**

امام ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی **فرماتے ہیں: یہ بات مولا علی** کرم اللہ تعالی وجهه الکریم **سے متواتراً مروی ہے تو اللہ کی لعنت ہو اِن روافض پر یہ اِس سے کہاں جاہل پھرتے ہیں؟؟؟**

(تاریخ الخلفاء، ص 39، مکتبۃ نزار مصطفی الباز)

افضلیت میں اہلِ بیتِ اطہار کا عقیدہ:

اے گروہِ سادات! ہمیں وہ عقیدہ رکھنا چاہیے جو حضرت امام حسین، حضرت امام زین العابدین

حضرت امام باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین کا تھا۔

چنانچہ امام جعفرِ صادق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: ”حدثنيه أبى محمد قال: حدثني أبي علي قال: حدثني أبي الحسين قال: سمعت أبي علي بن أبي طالب يقول سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يقول ”ما طلعت شمس ولا غربت“ الحديث بتمامه ثم قال: لا أنالني الله شفاعة جدي إن كنت كذبت فيما رويت لک وإني لأرجو شفاعته يوم القيامة يعني أبا بكر“ کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد حضرت امام باقر رضی اللہ تعالی عنہ نے، آپ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ فرماتے ہیں مجھے میرے والد امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان فرمائی کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ”ابو بکر سے بہتر کسی شخص پر نہ سورج طلوع ہوا ہے نہ غروب۔ اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں میں نے آپ کو روایت بیان کرنے میں غلط بیانی کی ہو تو اللہ پاک مجھے میرے نانا جان صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ کرے اور میں تو قیامت کے دن صدیق اکبر (رضی اللہ تعالی عنہ) کی شفاعت کا طلب گار رہوں گا۔ اسی کے ساتھ دوسری روایت ہے کہ ساری اُمت سے افضل ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

(الریاض النضرۃ، الفصل التاسع فی خصائصہ، صفحہ نمبر 136، بیروت)

اہل بیت کے ایک فرد محمد بن عبد اللہ کا موقف:

امام دار قطنی جندب اسدی سے راوی ”ان محمد بن عبد اللہ بن الحسن اتاہ قوم من اھل الکوفۃ والجزیرۃ فسألوہ عن ابی بکر و عمر فالتفت الیّ فقال انظر الی اھل بلادک یسألونی عن ابی بکر و عمر لھما افضل عندی من علی“ یعنی امام نفس زکیہ محمد بن عبد اللہ محض ابن امام حسن مثنٰی ابن امام حسن مجتبیٰ ابن مولیٰ علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجوھھم کے پاس اہل کوفہ و جزیرہ سے کچھ لوگوں نے حاضر ہو کر

ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما (کی افضیلت) کے بارے میں سوال کیا۔ امام نے میری طرف التفات کرکے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو! مجھ سے ابو بکر و عمر کی بابت سوال کرتے ہیں بیشک وہ دونوں میرے نزدیک علی (کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم) سے افضل ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین

(الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدارقطنی عن جندب الاسدی، صفحہ 55، مکتبہ مجیدیہ، ملتان)

افضلیت میں اصحابِ رسول ﷺ کا عقیدہ:

اے گروہِ سادات! ہمیں وہ عقیدہ رکھنا چاہیے جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی عقیدہ تھا۔

چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ "كنا في زمن النبي صلى الله عليه وسلم لا نعدل بأبي بكر أحدا ثم عمر ثم عثمان" ہم حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے پھر عمر فاروق اعظم کے برابر پھر عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے برابر کسی کو فضیلت نہیں دیتے تھے۔

(صحیح بخاری، باب مناقب عثمان، حدیث نمبر 3697، بیروت)

اور سنن ابی داود کی روایت میں ہے "كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي: أفضل أمة النبي صلى الله عليه وسلم بعده أبو بكر ثم عمر ثم عثمان رضي الله عنهم" حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری حیات مبارکہ سے متصف ہونے کے وقت ہم کہا کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی اُمت میں سب سے افضل ابو بکر ہیں پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ تعالی عنھم ہیں۔

(سنن ابی داؤد، باب فی التفضیل، حدیث نمبر 4628، بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعلان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے" قال: کنا معاشر أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن متوافرون نقول: أفضل هذه الأمة بعد نبیها أبو بکر ثم عمر ثم عثمان - ثم نسکت"
آپ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: ہم اصحابِ رسول کی ایک بڑی جماعت اور ہم بہت زیادہ افراد تھے کہا کرتے تھے: اِس اُمت کے نبی کے بعد اِس اُمت میں سب سے افضل ابو بکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر ہم خاموشی اختیار کیا کرتے تھے۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 36721، جلد 13، صفحہ 218، بیروت)

اعلانِ عام:

ہم سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت امام عشق و محبت مجدد مائۃ حاضرہ الشاہ امام احمد رضا خان صاحب کی کتاب "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین" کی مکمل تائید کرتے ہیں اور آپ کے اس فرمان "تمام اہلسنت کا عقیدہ اجماعیہ ہے کہ صدیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم سے افضل ہیں، ائمہ دین کی تصریح ہے جو مولیٰ علی کو اُن پر فضیلت دے مبتدع بد مذہب ہے۔" پر پورا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اللہ جل وعلا ہمیں اس عقیدہ جلیلہ جمیلہ حقہ اجماعیہ پر ہمیشہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس والحمد للہ رب العالمین

واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل اسمہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــہ

ابو المناظر مفتی سیّد مشاهد حسین شاہ کاظمی مشہدی

15 جمادی الاخری 1444ھ / 09 جنوری 2023ء

AL-MUSHAHADA CENTER

Mushahid Shah

مفتی صاحب کے مرزا جہلمی پر لگائے گئے فتاوجات

اور در حقیقت حکومتِ وقت سے استدعائی نوٹسز





